اللّٰہ نور السمٰوٰت والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیہا مصباح

# مصباح

زنانہ اخبار

مہینے میں دو بار

نمبر ۴ جلد ۹

قادیان دارالامان سے یکم و پندرہ کو شائع ہوتا ہے

ایڈیٹر: قاضی محمد ظہور الدین اکمل

چندہ سالانہ دو روپے ۲ر

یکم فروری سنہ ۱۹۳۵ء ۲۴ر شوال سنہ ۱۳۵۳ ھجری

## فہرست مضامین

تحریک اشاعت اخبار مصباح .. ۳-۶ — محترمہ اہلیہ صاحبہ مولانا بقاپوری صاحب ....

درس القرآن .......... ۶-۹ — " آمنہ خاتون صاحبہ قادیان ......

ایمان نمبر ۲ .......... ۹-۱۳ — " صغریٰ بیگم صاحبہ از نئی دہلی ......

کرشمہائے قدرت (اولے) ...... ۱۳-۱۵ — ماسٹر عبد السلام صاحب بھٹی افریقہ ......

مبارک عہد نبوی (اسوہ حسنہ) ...... ۱۵-۱۷ — محترمہ سعیدہ اہلیہ صاحبہ مولوی ابو الفضل محمود ...

ثلج کے آنے کے دن ...... ۱۷-۱۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# سردی

ٹھنڈی آہیں بھرتی ہے ہوا ٹھٹھری ہوئی
آسماں ٹھٹھرا ہوا ہے اور فضا ٹھٹھری ہوئی

پالا سردی سے پڑا یُوں چلتے دریا تھم گئے
آگ بے بس ہوگئی چولھوں پہ پانی جم گئے

ہے مسلّط اِک عذاب سرد ہر اِک شہر پر
کُہر کے پردے پڑے ہیں کائنات دہر پر

اِک نظر کیا سائنس تک کا راستہ مسدُود ہے
منجمد ہے اِس زمیں پر جو بھی شے موجود ہے

آگ ہی محبُوب ہے اب ہر گدا و شاہ کی
آگ ہی سے اب ہے رونق ہر مکان و راہ کی

آدمی کے ہاتھ لرزاں۔ کپکپی چھوٹی ہُوئی
یاس کے ہاتھوں اُمیدِ زندگی ٹوٹی ہُوئی

(نیئر)

## دارُالامان کی خبریں

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو آخری عشرہ ماہ جنوری میں دردِ سر زکام کی شکایت رہی۔ پھر پیچش کی تکلیف ہوگئی۔ اب خدا کے فضل سے حضور کی طبیعت اچھی ہے؛

حضور پُرنور نے اعلان فرمایا ہے۔ کہ تحریک جدید کے لئے جو ساڑھے ستائیس ہزار کا مطالبہ تھا۔ جماعت نے ڈیڑھ ماہ کے عرصے میں ۱۵ر جنوری تاریخ مقرہ تک ۳۳ ہزار نقد جمع کر دیا ہے۔ اور ایک لاکھ چھبیس ۲۶ روپے کے وعدے ہیں۔ بیرون ہند کو ابھی ایک ماہ کی مہلت ہے۔ اُمید ہے۔ کہ یہ رقم چوگنی ہو جائے گی۔ جو علاوہ اس ماہواری چندے کے ہے۔ جو ہر احمدی کم از کم ایک آنہ (ار) کے حساب سے اور بصورت وصیت ڈیڑھ یا دو آنے فی روپیہ لازمی طور سے دیتا ہے۔ یہ ایک قابل صد شکر خلوص و ایمان کا کارنامہ ہے۔ جس میں خواتین جماعت احمدیہ کا بھی حصّہ ہے۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔ حضور کا ارشاد ہے۔ کہ تحریک کے دُوسرے حصّوں پر توجہ کیجائے اور سادہ زندگی بسر کریں؛

(۲) حضرت امّ المؤمنین بخیر و عافیت ہیں۔ سیّدہ مُبارکہ بیگم صاحبہ مالیرکوٹلہ تشریف لے جا چکی ہیں؛

(۳) صاحبزادی امتہ السلام صاحبہ بنت حضرت مرزا بشیر احمدؐ صاحب کے ہاں شب درمیان ۱۵/۱۶ جنوری لڑکی تولد ہوئی۔ انبتھا اللہ نباتاً حسنا؛

**قبولیّت دُعا** اِس رسالہ میں آیات قرآنی و احادیث رسول کریمؐ و افاضات حضرت مسیح موعودؑ سے دُعا کی قبولیت کے ۸۶ گُر بتائے گئے ہیں۔ جامع و مفید رسالہ ایک روپیہ کے ۲۰ بمع محصولڈاک علاوہ۔ قیمت فی رسالہ ار محصول ڈاک دو ۲ رسالوں تک تین ۳ پیسے؛ **"مقدس نبیؐ کے مقدس حالات"**۔ سوانح حضرت نبی کریمؐ معتبر و جامع تین ۳ آنے پر ۴ منگوائیں۔ ایک روپیہ کے چھ ۶؛ ہدایت نسواں ۴ر؛

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

# مصباح

قادیان دارالامان مورخہ یکم فروری ۱۹۳۵ء

**تمنا ہے کہ اس دنیا میں کوئی کام کر جاؤں**
**اگر کچھ ہو سکے تو خدمتِ اسلام کر جاؤں**

میری پیاری بہنو! خدا تعالیٰ کے بڑے فضلوں میں سے ایک بڑا فضل ہم پر یہ بھی ہے۔ کہ اس نے ہم کو ایک ایسا خلیفہ عطا فرمایا ہے۔ جو رات دن ہماری بہبودی کے لئے کوشش فرما رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ حضور کی صحت میں برکت دے۔ اور عمر میں ترقی۔ اس کے بعد میں اپنی محترم بہنوں کے آگے ایک ایسی بات پیش کرتی ہوں۔ جو میرے نزدیک احمدی جماعت کی خواتین کے لئے سخت غمگین کر دینے والی بات ہے۔ غالباً میری تمام بہنوں کو معلوم ہوگا۔ کہ قادیان سے ایک زنانہ اخبار نکلتا ہے۔ جس کا نام مصباح ہے۔ اس سے قبل دو اخبار جاری ہوئے تھے۔ جن میں سے ایک کا نام احمدی خاتون اور دوسرے کا نام تادیب النساء تھا۔ لیکن افسوس کہ ہماری غفلت اور سستی کے باعث دونوں یکے بعد دیگرے بند ہو گئے۔ اب پھر ہماری خوش قسمتی سے تیسری مرتبہ اخبار مصباح جاری ہے۔ اور یہ بھی ہمارے پیارے آقا حضرت امیر المومنین کی توجہاتِ کریمانہ اور بندہ نوازی کا نتیجہ ہے۔ کیونکہ حضور انور باوجود بار بار ہمارے گرنے کے مادرِ مہربان کی طرح بلکہ اس سے بھی زیادہ شفقت سے ہم کو کھڑے کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

جہاں یہ کل تھے وہیں آج تم نہ رک رہنا
قدم بڑھاؤ کہ ہے انتقال میں برکت

اس لئے میں تمام خواتین جماعت احمدیہ سے عموماً اور مرکزی خواتین سے خصوصاً اپیل کرتی ہوں۔ کہ جہاں وہ ہر دینی قربانی میں پیش از پیش حصہ لینے کی کوشش کرتی ہیں۔ وہاں اپنے اخبار مصباح کی خریداری میں بھی ایک دوسرے سے بڑھ کر کوشش کریں۔ اور ہر احمدی خاتون اپنے دل میں عہد کر لے۔ کہ ضرور بالضرور کم از کم دو خریدار مہیا کرے گی۔ پھر قدرتِ الٰہی کا کرشمہ دیکھیں۔ کہ خدا کی نصرت کس طرح شاملِ حال ہوتی ہے۔ صرف استقلال اور کوشش کی ضرورت ہے۔

بڑے افسوس کی بات ہے۔ کہ ہمارا ایک ہی زنانہ اخبار ہے۔ سو وہ بھی مردوں کے ہاتھوں کا محتاج ہے۔ جس کے باعث اسمیں اکثر مضامین مردوں کے ہی ہوتے ہیں۔ اس کے مقابل پر جو غیروں کے زنانہ اخبارات و رسالجات مستورات کی سرپرستی میں جاری ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہ باوجود بکثرت شایع ہونے کے نہایت شان اور آب و تاب سے نکلتے ہیں۔ اس کی یہی وجہ ہے کہ ان خواتین کی تمام توجہ اپنی اخبار کیطرف مبذول رہتی ہے۔ اور ادھر ایک ہمارا مصباح ہے۔ جو معمولی حالت میں ہے۔ جماعت احمدیہ خدا تعالٰے کے فضل سے دن دوگنی رات چوگنی بمصداق آیت اذا جاء نصر اللہ والفتح الآیۃ ترقی کر رہی ہے۔ اسلئے یقینی امر ہے کہ اس کی ادنیٰ توجہ سے دو تین ہزار مصباح کی خریداری آسانی سے ہوسکتی ہے۔ صرف بہنوں کی توجہ درکار ہے ع

وہ کونسا عقدہ ہے جو وا ہو نہیں سکتا
ہمت کرے انسان تو کیا ہو نہیں سکتا

---

پس ہماری مرکزی بہنوں کو اس طرف خاص توجہ مبذول کرنی چاہیئے۔ خود خریدار بنیں اور دوسروں کو بھی خریدار بنائیں۔ قادیان میں خدا تعالیٰ کے فضل سے کئی سو خواتین ہیں۔ جن میں سے نوّے فیصدی سے زائد تعلیمیافتہ ہیں۔ جن میں مولوی۔ ادیب۔ مڈل۔ میٹرک۔ ایف۔ اے۔ بی۔ اے کی سند رکھنے والی بھی ہیں۔ یہاں اگر پانچ چھ سو مصباح کی خریداری ہو تو بھی بہت کم ہے۔ مگر مجھے یہ معلوم کر کے بہت افسوس ہوا ہے۔ کہ ابھی تک قادیان میں مصباح کی خریداری بہت ہی کم ہے جس کی تعداد مجھے بیان کرتے شرم آتی ہے۔ مرکزی خواتین کو جہاں ہر قربانی سے بڑھنے کے لئے السّٰبقون الاوّلون کی مصداق ہونے کا شرف حاصل ہوتا رہتا ہے۔ وہاں ان کی غیرت کس طرح گوارا کرتی ہے۔ کہ وہ اپنے مصباح کی خریداری میں پیچھے رہیں۔ پس وہ ایک دوسری سے بڑھنے کی کوشش تن من دھن سے کریں۔ پس وہ خود بھی خریدار ہوں۔ اور دوسری بہنوں کو بھی توجہ دلائیں ؏

---

بعض خواتین شکایت کرتی ہیں۔ کہ مصباح اخبار ایسا دلچسپ نہیں ہوتا۔ اور کُل حجم بیس۲۰ صفحات کا ہوتا ہے اور تعجب کہ پندرہ روزہ ہے۔ اسلئے اور بھی دل اکتا جاتا ہے۔ اور باوجود ان سب باتوں کے چندہ اڑھائی روپے بہت زیادہ ہے۔ میں کہتی ہوں۔ کہ یہ سب باتیں سچ ہیں۔ مگر اس میں ہمارا ہی قصور ہے۔ اگر ہم اسکی اشاعت میں کوشش کریں۔ تو ان سب باتوں کا علاج خود بخود ہو جائے گا ؏

دوم۔ اہل علم اور اہل قلم خواتین توجہ فرماویں۔ تو بڑی آسانی سے دلچسپی پیدا ہو سکتی ہے۔ مثلاً جو صحابیات مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ وہ جو کچھ آپؑ کی پیاری باتیں بالمشافہ سُن چکی ہوئی ہیں۔ وہ ذکر حبیبؑ کے عنوان سے اخبار میں سلسلہ وار لکھنا شروع کردیں۔ تاکہ دوسری بہنوں کو مستفید فرمائیں

ع۔ ذکرِ حبیب کم نہیں وصلِ حبیبؑ سے

تیسری صورت مصباح کو دلچسپ بنانے کی یہ ہے۔ کہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین جو ہر ہفتہ زنانہ درس فرماتے ہیں۔ وہ باقاعدہ انتظام کے ساتھ قلمبند کیا جائے۔ اور بیرونی خواتین کو ان قیمتی موتیوں سے مالا مال کیا جائے۔ اسلئے بھی بہنوں کا شوق مصباح

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے لئے دوبالا ہو جائے گا۔ البتہ اس میں استقلال کی بہت ضرورت ہے۔ یہ نہیں کہ دو تین اشاعت میں کام کیا اور پھر چھوڑ دیا ٭

میری تعلیمیافتہ بہنیں خوب یاد کرلیں کہ ڈگریاں حاصل کرنا کوئی بات نہیں۔ جبتک حاصل کردہ علوم سے دوسروں کو مستفید نہ کیا جائے۔ یہ اللہ تعالےٰ کا بڑا احسان ہے۔ کہ اس نے محض اپنے فضل سے آپ بہنوں کو دین کی خدمت کا موقعہ دیا ہے۔ ورنہ جب فتوحات کا زمانہ آگیا۔ تو پھر نہ ہمارے دو تین روپوں کی کچھ قدر ہوگی۔ اور نہ علمی مضامین کی کمی ہوگی۔ جیسے خداتعالیٰ فرماتا ہے۔ لا یستوی منکم من انفق من قبل الفتح وقاتل اُولٰئک اعظم درجۃ من الذین انفقوا من بعد وقاتلوا۔ ایسا ہی حدیث شریف میں آتا ہے۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جو کوئی آج ایک جَو کی مٹھی خداتعالیٰ کے راہ میں خرچ کرے گا۔ آئیندہ آنیوالی نسلیں اگر سونے کا پہاڑ بھی خرچ کریں تو اس کے برابر اجر نہیں پائیں گے۔ حضرت مسیح موعودؑ کے زمانے میں کشمیر سے ایک عورت نے تین پیسے چندہ بھیجا۔ اور ساتھ ہی تحریراً عرض کیا۔ کہ یہ تین پیسے میں نے چرخہ کات کر مزدوری کے بھیجے ہیں۔ حضورؑ نے وہ تین پیسے اپنے ہاتھ میں لئے اور فرمایا۔ کہ یہ تین پیسے نہیں بلکہ تین ہزار ہے۔ اسی طرح آج ہم بھی اپنے پیسوں اور علم اور وقت کی قدر کریں۔ کہ پھر یہ وقت ہاتھ نہیں آئے گا ٭

اپنی اس عمر کو اِک نعمتِ عظمیٰ سمجھو
بعد میں تاکہ تمہیں شکوۂ ایام نہ ہو

مَیں پھر کہتی ہوں۔ کہ ہم نے ایک عظیم الشان نبی کے ہاتھ پر عہد کیا ہوا ہے۔ کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھینگی بعض نے تو اس عہد کو دوبارہ سہ بارہ دہرایا ہے۔ پس ہم اپنے نفسوں میں غور کریں۔ کہ ہم نے کس حد تک اس عہد کو پورا کیا ہے۔ ہم اپنے قول کو فعل سے ثابت کردیں۔ کہ ہم خدا رسول کے لئے مر مٹنا چاہتی ہیں۔ ہمارے ذمہ ابھی بہت بڑا کام ہے۔ اسلئے آرام نہیں لینا چاہیئے۔ یہ آخری زمانہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے کے مشابہ ہے۔ اور ہم صحابیات کے نقشِ قدم پر چلکر رتبہ صحابیات کا پا سکتی ہیں۔ غور کریں صحابیات تو اپنے زمانہ کے لحاظ سے باہر جنگوں میں جاکر زخمیوں کی مرہم پٹی کرتیں فوج کو پانی پلاتیں۔ اور اس طرح مردوں کا ہاتھ بٹاتیں۔ ہمت اور جوش دلاتیں۔ ہمیں بھی چاہیئے کہ ان جیسی رُوح اپنے اندر پیدا کریں۔ اور اپنے نظام اور کام میں عزم استقلال پیدا کریں۔ پھر دیکھیں کہ کس طرح نصرت الٰہی ہمارے شامل حال ہوتی ہے ٭

پس جماعت احمدیہ خداتعالیٰ کی قایم کردہ جماعت ہے۔ اور ہمارے مقدس نبی حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعہ جو کچھ ہم تک پہنچا ہے۔ تمام خواتین کا فرض

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اوّلین ہے۔ کہ وہ تعلیم لوگوں تک پہنچائیں۔ جیسا کہ فرمایا "میں تیری تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا" پھر فرمایا "بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈینگے" ان الہامات کے پورا ہونے میں مدد کرنا ہمارا فرض ہے۔ اور اس کا سب سے بڑا ذریعہ یہی ہے۔ کہ ہمارا اخبار مصباح ہفتہ وار ہو کر زمین کے کناروں تک پہنچے۔ کیونکہ مصباح جہاں جائیگا۔ وہاں ہی روشنی دیگا۔ لہذا ہر احمدی خاتون اپنا فرض سمجھتے ہوئے علاوہ اپنی خریداری کے ایک دو خریدار اور بھی مہیا کرے ؀

بالآخر میں اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اپنے محسن بھائی اکمل صاحب کے لئے اللہ تعالےٰ سے دُعا کرتی ہوں۔ کہ وہ انکو اجر عظیم دے۔ جو اس حالت میں بھی اپنی خاص کوشش سے مصباح کو وقت پہ چلا رہے ہیں۔ اور قریباً ہر اشاعت میں توسیع کا اعلان فرماتے رہتے ہیں۔ پس اب آپ بہنوں کا ذمہ ہے۔ کہ اس پر لبّیک اپنے فعل سے کریں۔ اللہ تعالےٰ آپ کو توفیق عطاء فرمائے ؀

وَآخر دعوٰنا ان الحمد للہ ربّ العٰلمین

(خاکسارہ حیات بیگم اہلیہ مولوی صاحب بقاپوری)

مصباحی بہنوں سے التجا ہے۔ کہ وُہ مصباح کی توسیع اشاعت میں کوشاں ہوں۔ اور اپنا اپنا بقایا جلدی ادا فرمائیں ؀

(منیجر)

# درس القرآن

## مختصر نوٹ از درس حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ

(پارہ ۲۸۔ سُورۃ المجادلۃ دُوسرا رکوع)

اس سورۃ میں اللہ تعالیٰ نے آداب تمدن پر بحث کی ہے۔ پہلے رکوع میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ کہ مرد اور عورت کو ایسے الفاظ استعمال نہیں کرنے چاہئیں۔ جو ادنیٰ اور ذلیل ہوں۔ اور آپس میں نفرت پیدا کریں ؀

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ط۔ اس کے اصل معنے تو یہ ہیں۔ کہ کیا تو نے دیکھا نہیں لیکن با محاورہ ترجمہ یہ ہوگا۔ کہ کیا تجھے معلوم نہیں۔

مَا يَكُوْنُ مِنْ نَّجْوٰى ثَلٰثَةٍ اِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ اِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَلَآ اَدْنٰى مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْثَرَ اِلَّا هُوَ مَعَهُمْ اَيْنَ مَا كَانُوْا ج۔ پوشیدہ مشاورت اکثر دیکھا گیا ہے۔ کہ جب کوئی تنظیم کا کام ہو تو بعض لوگ ضرور آپس میں اختلاف رکھتے ہیں۔ اور پھر پوشیدہ مشورے کرتے پھرتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے ایسا کرنے سے منع فرمایا ہے۔ اور ایسا کرنیوالوں کو معلوم ہو۔ کہ اگرچہ وہ کتنی ہی پوشیدہ کمیٹیاں کریں اللہ تعالےٰ ان کو دیکھتا ہے۔ چاہے وہ لوگ زیادہ ہوں یا کم۔ دنیا میں تو لوگ ایسا کر سکتے ہیں۔ لیکن اسلام چونکہ خدائی سلسلہ ہے۔ اس لئے اگرچہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہ کتنا ہی مخفی مشورہ کریں۔ اللہ تعالےٰ اس کو جان لیتا ہے*

ثُمَّ يُنَبِّئُهُم بِمَا عَمِلُوا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۚ إِنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ نُهُوا عَنِ النَّجْوَىٰ ثُمَّ يَعُودُونَ لِمَا نُهُوا عَنْهُ وَيَتَنَاجَوْنَ بِالْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ۔ سے مراد ان کی سازش کا انجام ہے۔ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُولِ ز اور یہ کہ ان کے مشورے رسول کی نافرمانی کے ماتحت ہوتے ہیں۔

وَإِذَا جَاءُوكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللَّهُ لا۔ وہ لوگ تیری ایسی تعریف کریں گے۔ کہ خداتعالےٰ ...... تیری ویسی تعریف نہیں کرتا۔

وَيَقُولُونَ فِي أَنفُسِهِمْ لَوْلَا يُعَذِّبُنَا اللَّهُ بِمَا نَقُولُ ۚ حَسْبُهُمْ جَهَنَّمُ يَصْلَوْنَهَا ۖ فَبِئْسَ الْمَصِيرُ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَنَاجَيْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُولِ وَتَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ۝ إِنَّمَا النَّجْوَىٰ مِنَ الشَّيْطَانِ لِيَحْزُنَ الَّذِينَ آمَنُوا وَلَيْسَ بِضَارِّهِمْ شَيْئًا إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ۚ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ۝ وہ کہیں گے۔ کہ اگر ایسا کرنے میں ہم غلطی پر ہیں تو پھر ہمیں اللہ تعالےٰ سزا کیوں نہیں دیتا۔ لیکن ان کو معلوم نہیں کہ ان کے لئے جہنم ہی کافی ہے۔ اور بعض لوگوں کو تو دنیا میں ہی جہنم مل جاتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ تم نیکی اور تقویٰ کے ساتھ مشورہ کرو۔ پھر تمہیں کوئی ڈر نہ ہوگا*

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قِيلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوا فِي الْمَجَالِسِ فَافْسَحُوا يَفْسَحِ اللَّهُ لَكُمْ ۖ کھل کر بیٹھو۔ وسیع ہو جاؤ۔ اللہ تعالےٰ مومنوں کے لئے "تنگ ہو کر بیٹھو" کا لفظ استعمال نہیں کرتا۔ مگر اس کا دراصل مطلب یہی ہے۔ کہ مجلسوں میں کھلے ہو کر بیٹھو۔ تاکہ دوسروں کے لئے بھی جگہ نکل آئے*

وَإِذَا قِيلَ انشُزُوا فَانشُزُوا يَرْفَعِ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ ۚ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ۝ اُٹھو۔ کھڑے ہو جاؤ۔ "چلے جاؤ" کا لفظ اللہ تعالےٰ نے استعمال نہیں فرمایا۔ ایک روایت ہے۔ کہ ایک دفعہ آنحضرت صلعم نے حاضرین سے فرمایا۔ بیٹھ جاؤ۔ تو عبداللہ بن مسعود ایک صحابی گلی میں آ رہے تھے۔ اُن کے کان میں حضورؐ کی یہ آواز پہنچ گئی۔ آپ وہیں بیٹھ گئے۔ اور بیٹھے ہوئے ہی گھسٹ کر چلنے لگے۔ اُن کے ساتھ ایک اور شخص تھا۔ وہ کہنے لگا۔ کہ یہ کیا حرکت کر رہے ہو۔ انہوں نے جواب دیا۔ میرے کان میں چونکہ رسول کریم صلعم کی آواز پہنچ گئی ہے۔ اب مجھ پر فرض ہے۔ کہ آپؐ کے حکم کی تعمیل کروں*

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُولَ فَقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَةً ۚ ذَٰلِكَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَأَطْهَرُ ۚ

فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ءَاَشْفَقْتُمْ اَنْ تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقٰتٍ ط

اے مومنو! جب تم رسولؐ سے مشورہ لینا چاہو۔ تو مشورہ لینے سے پہلے صدقہ دیدیا کرو۔ یہ بات تمہارے لئے بہتر ہوگی اور پاکیزہ ہوگی۔ اگر تمہارے پاس کچھ نہ ہو تو پھر اللہ تعالےٰ غفور الرحیم ہے۔ یہ آیت ان آیتوں میں سے ہے۔ جو نہایت مشکل سمجھی جاتی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے پہلے لوگ بعض آیتوں کو منسُوخ قرار دیا کرتے تھے۔ اور کہتے تھے۔ کہ فلاں آیت نے فلاں آیت کو منسوخ کر دیا ہے۔ اور منسوخ شدہ آیت قابل عمل نہیں ہے۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آکر دنیا کو بتلا دیا کہ قرآن شریف کی کوئی آیت منسوخ نہیں۔ بلکہ ہر ایک لفظ قابل عمل ہے۔ سر سید احمد خان نے اگرچہ بعض آیتوں کو منسوخ تو نہیں کہا۔ لیکن ان کو خطابیات قرار دیا ہے۔ آجتک مسلمانوں میں سے کوئی جماعت ایسی نہیں گزری۔ جو قرآن شریف کی بعض آیتوں کو ناقابل عمل نہ سمجھتی ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ دنیا پر عظیم الشان احسان ہے۔ کہ آپؑ نے قرآن شریف کی تمام آیتوں کو قابل عمل بتایا ہے ؂

حضرت شاہ ولی اللہ رح نے قرآن کریم کی پانچ آیتوں کو منسوخ کہا ہے۔ اور ان میں سے ایک آیت یہ بھی ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں۔ کہ چونکہ منافق آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس آکر فضول باتیں کیا کرتے تھے۔ اور اس طرح حضورؐ کا قیمتی وقت ضایع ہوتا تھا۔ اسلئے یہ حکم لگایا گیا تھا۔ مگر یہ بات غلط ہے کیونکہ منافقوں میں سے اکثر بہت مالدار تھے۔ اور اگر یہ حکم صرف ان کے لئے تھا۔ تو وہ یہ بات آسانی سے کر سکتے تھے۔ کہ کچھ صدقہ دیا۔ اور باتیں کر لیں۔ تاکہ اپنی صفائی جتائیں۔ مگر دراصل یہ مراد ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کو اپنے رسول کے وقت کی قدر منظور تھی۔ اور رسول کریمؐ کا چونکہ ہر منٹ اور ہر گھڑی حقیقت میں خدا کی تھی۔ اسلئے یہ فرمایا کہ تمہیں خدا کے لئے کچھ دینا چاہیئے۔ کیونکہ یہ بات بابرکت ہوگی اور اس سے لوگوں کے دلوں میں خدائے تعالیٰ کی عظمت بڑھے گی۔ لوگ کہتے ہیں۔ کہ پہلی آیت کو دُوسری آیت نے منسوخ کر دیا ہے۔ کیونکہ پہلی آیت پر صحابہ کرام نے ناراضگی یا ناداری کا اظہار کیا تھا۔ یہ بہت بڑی حماقت ہے۔ کیا اللہ تعالےٰ کو پہلے معلوم نہیں تھا۔ کہ ایسے حکم سے صحابہ ناراض ہونگے بلکہ صحابہ رضی اللہ عنہم تو اپنی جانیں قربان کرنے کو طیار تھے۔ یہ صدقہ کیا بات تھی۔

فَاِذْ لَمْ تَفْعَلُوْا وَتَابَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ط وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝

یہاں پر ان لوگوں کا ذکر ہے۔ جنہیں صدقہ دینے کی توفیق نہیں تھی۔ کیونکہ ہوسکتا تھا۔ کہ وہ لوگ یہ خیال کریں۔ کہ اگر ہم نے صدقہ نہ دیا۔ تو ہمیں منافق خیال کیا جائے گا۔ اسلئے اللہ تعالیٰ نے غیر مستطیع اور مفلس لوگوں کی دلجوئی کی۔ کہ جب ان کے دوسرے اعمال

جو فرائض میں شامل ہیں۔ وہ ان کے ایمان کو ظاہر کر رہے ہونگے۔ تو پھر انہیں منافق کیوں خیال کیا جائے گا۔ تو یہاں پر آیت کی منسوخی کا حکم نہیں۔ بلکہ عام حکم میں ان لوگوں کا استثناء ہے جو صدقہ دینے کی طاقت نہیں رکھتے ؏

(آمنہ خاتون قادیان)

**مصباح**:۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ امید ہے کہ یہ سلسلہ درس آپ جاری رکھیں گی۔ محترمہ عزیزہ ضیعہ بھی اپنے عہد کو یاد فرمائیں ؏

# ایمان
## نمبر ۲

اکثر دیکھا گیا ہے۔ کہ بڑے چھوٹے۔ مرد اور عورتیں جو ہر روز تلاوت قرآن کرتے ہیں۔ اور صوم و صلوٰۃ کے پابند بھی ہیں۔ جب ان کے سامنے مذہبی بات چیت ذرا لمبی ہوگئی۔ تو اکثر کہہ دیتے ہیں۔ کہ خدا جانے کیا بات ہے۔ کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔ موت کے بعد کیا ہونا ہے۔ قبر کو کھود کر دیکھو نہ کوئی سانپ ہے نہ بچھو نہ کوئی کھڑکی جنت کی یا دوزخ کی نظر آتی ہے۔ اور نہ خدا ہی نظر آتا ہے۔ اور نہ یہ ہی ٹھیک پتہ چلتا ہے۔ کہ کونسا مذہب سچا ہے۔ جھوٹوں کے سر پر سینگ نہیں اور سچوں کے سر پر تاج نہیں۔ اسی قرآن سے شیعہ اور اسی سے سُنّی مسئلہ نکال لیتے ہیں۔ اسی سے وجودی اور اسی سے خارجی اپنا اپنا مطلب ثابت کرتے ہیں۔ بس جی قرآن کا تو ترجمہ پڑھنا ہی نہیں چاہیئے۔ وغیرہ وغیرہ۔ اب غور کرنے کا مقام ہے۔ کہ یہ کس قسم کا ایمان ہے۔ اور ایسے لوگوں کی تلاوتِ قرآن کو طوطے کی ٹیں ٹیں اور صوم و صلوٰۃ کو ایک رسم و عادت نہ کہا جائے تو اور کیا کہا جائے۔ اور یہ ذکر تو اُن کا ہے۔ جو اولڈ فیشن کے ہیں۔ اور نئی روشنی کی ہوا انہیں کم لگی ہے۔ اور نوخیز لڑکے لڑکیوں کی تو حالت ناگفتہ بہ ہو رہی ہے۔ وہ تو صریحاً نماز روزہ کو ٹھٹھا کرتے ہیں ؏

---

اس جگہ کوئی یہ نہ سمجھے کہ اس زمانہ کے مولوی اور صوفی اس بیان سے مُستثنےٰ ہیں۔ نہیں نہیں بلکہ عوام کی طرح ان کی ایمانی حالت بھی ناقص اور کمزور ہے۔ فرق صرف اتنا ہے۔ کہ عوام کی زبانوں سے تو کبھی کبھی ان کی اندرونی حالتوں کا اظہار ہو ہی جایا کرتا ہے۔ لیکن یہ مولوی مُلّا نے صُوفی وغیرہ بڑے چالاک اور ہوشیار ہوتے ہیں۔ اسواسطے اپنی ایمانی کیفیت کو عوام کی طرح زبانوں سے ظاہر ہونے نہیں دیتے۔ تاکہ دوکانداری میں خلل واقعہ نہ ہووے۔ غرض جُبہ و دستار اور تسبیح مصلےٰ وغیرہ نے ان کا پردہ ڈھکا ہوا ہے۔ مگر اندر کا حال جو ہے سو ہے ؏ سچ تو یہ ہے۔ کہ ایمان دنیا سے اُٹھ گیا تھا۔

اور اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس ایمان کو ثُریّا سے واپس نہ لاتے اور آپؑ کے بعد آپؑ کے خُلفاء اس ایمان اور اسلام کی تبلیغ نہ کرتے۔ تو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایمان اور اسلام دُنیا سے مِٹ چکا تھا۔ اور خدا کا نام شاید رسمی طور سے بھی نہ لیا جاتا۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نخلِ ایمان کو اللہ تعالیٰ کے حکم سے پھر دنیا میں لگایا۔ تاکہ یہ پودا بڑھے اور پھُولے اور پھلے۔ فالحمد للہ رب العلمین؛

اگرچہ اس وقت جا بجا اسلامی مدارس جاری ہیں۔ اور اسلامی انجمنیں مختلف مقامات میں منعقد ہوا کرتی ہیں۔ نیز مولوی لوگ اکثر دیار و امصار میں دینی وعظ سُنایا کرتے ہیں۔ لیکن یہ سب کاروائیاں ایمان اور اسلام کی اصلی غرض اور منشاء سے بالکل دُور پڑی ہوئی ہیں۔ اور ہمارے مخالف علماء وغیرہ اپنے زعم میں یہ سمجھے ہوئے ہیں۔ کہ وُہ دینی خدمت میں لگے ہوئے ہیں۔ حالانکہ یہ اُن کو دھوکہ لگا ہوا ہے۔ کیا ان سے زیادہ اور مذاہب والے اپنے اپنے مذہب کی تبلیغ و اشاعت و حفاظت میں نہیں لگے ہوئے۔ بلکہ یہ ایک طبعی تقاضا ہے جس کی رُو سے ہزاروں پادری، ہندوؤں کے پنڈت۔ آریہ سماجی اور سکھ وغیرہ اپنے بچوں کی تعلیم کے لئے کالج یونیورسٹیاں بنا رہے ہیں۔ اور اپنے حقوق کیلئے جنگ وغیرہ پر آمادہ نظر آرہے ہیں۔ اور اس طرح اپنے مذہب کی حمایت میں سرگرم ہیں۔ یہی لوگ اگر مُسلمانوں سے پوچھیں کہ حضرات ہمنے فرض کیا کہ آپکا مذہب سچا ہے۔ تو آپ کے سچے مذہب نے آپکو کیا دیا۔ اور ہمارے جھوٹے مذہب نے ہمارا کیا نقصان کر دیا۔ تو اس سوال کا کوئی تسلی بخش جواب ہمارے مخالف مولوی صاحبان کے پاس نہیں۔ ظاہر ہے کہ ہر ایک مفید چیز کی طرف انسان کی رغبت اور خواہش اسی واسطے ہوتی ہے۔ کہ اُس مفید چیز کے فوائد اور ثمرات نظر کے سامنے کُھلے کُھلے طور پر دکھائی دیتے ہیں۔ مثلاً صحت اور تندرستی کو جو کہ ایک عمدہ حالت ہے اسی واسطے درست رکھتے ہیں۔ کہ صرف صحت کے ذریعے ہی دینی اور دُنیاوی خوبیاں انسان کو حاصل ہوسکتی ہیں۔ اور صحت کے یہ عمدہ نتائج صاف صاف ہر ایک شخص کو نظر آتے ہیں۔ پس اسی طرح اگر اسلام کی دعوت منظور ہے۔ اور کفر و شرک سے لوگوں کو بچانے کا ارادہ ہے تو اسکا بھی یہی طریقہ ہونا چاہیئے۔ کہ اسلام کے فوائد اور نیک نتائج جو اس جہان میں بھی حاصل ہوسکتے ہیں جیسے دُعاؤں کی قبولیت۔ مکاشفاتِ صحیحہ و رؤیائے صالحہ۔ غیب کی باتوں پر از طرف خدا مُطلع ہونا۔ بشارات وغیرہ وغیرہ۔ مخالفین کے آگے رکھے جاویں۔ تاکہ اُن کے فوائد و ثمرات کی آرزو میں وُہ کفر کو چھوڑ کر اسلام میں داخل ہوویں؛

اِس زمانہ کے اہلِ اسلام کا افلاس اور نفاق اور بے برکتی کیونکر غیر مذاہب والوں کو اسلام میں داخل ہونے کی رغبت دلاسکتی ہے جبکہ غیر مذاہب کے لوگ دیکھتے ہیں۔ کہ خود اہل اسلام کو ہی اسلام سے کچھ فائدہ ملتا ہوا نظر نہیں آتا۔ بلکہ برخلاف

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اِسکے مُسلمانوں کی دینی اور دنیوی حالت ایسی خراب ہو رہی ہے - جسکو دیکھکر غیر مذاہب والوں کو اسلام میں داخل ہونے کی آرزو پیدا ہو ہی نہیں سکتی - اور مُسلمان اس سوال کا یہی جواب دیتے ہُوئے معلوم ہوتے ہیں کہ آخرت میں خدا اسلام کا پھل عنایت کرے گا - بہشت ملے گا یہ ہو گا وہ ہو گا - مگر ظاہر ہے کہ یہ جواب محض ناکافی ہے - جبکہ ہنوز اسلام کی صداقت ہی معرضِ بحث میں ہے - اور ابھی اسبات کا فیصلہ نہیں ہُوا کہ اسلام سچّا مذہب ہے تو پھر اس عاقبت اور آخرت پر جسکو اسلام پیش کرتا ہے - کیونکر یقین آوے اور اس جواب سے کیا تسلّی ہو گی - کہ آخرت میں خُدا اسلام کے مفید نتائج عطا کرے گا ؛

آجکل جبکہ تمام دنیا ایک عظیم الشان دینی تحقیقات میں مصروف ہے - اور صدہا مختلف مذاہب رُوئے زمین پر سمندر کی موجوں کی طرح ایکدُوسرے سے ٹکرا رہے ہیں - اور ہر ایک مذہب اپنے سچے ہونے کی شیخی بگھار رہا ہے - تو فیصلہ کا اس سے بہتر اور کونسا طریق ہے - کہ تمام مذاہب میں سچّا مذہب وہی قرار دیا جاوے - جس میں خدائی نشان پائے جاویں - وہ خدائی نشان دعاؤں کی قبولیّت خدا کی تائیدیں - خدا کی نُصرتیں ہیں - جو کہ ایمان کے پھل ہیں - الحمد للہ کہ یہ پھل اب سِلسلہ احمدیہ میں پائے جاتے ہیں - حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی پیشگوئیاں قیامت تک پوری ہوتی رہیں گی - اسی طرح حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیشگوئیاں بھی پوری ہو رہی ہیں - خود وجود باجود حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی حضورؐ کی پیشگوئی کو پورا کرتا ہے - حضرت مسیح موعودؑ کے خلفاء نے بھی دُعاؤں کی قبولیّت کے مقابلہ کا ہر ایک مذہب کو چیلنج دے رکھا ہے مگر

آزمائش کے لئے کوئی نہ آیا ہر چند
ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے
کوئی مذہب نہیں ایسا کہ نشاں دکھلائے
یہ ثمر باغِ محمدؐ سے ہی کھایا ہم نے

اللہ تعالےٰ ایمان و اسلام کی شان میں فرماتا ہے:-
ضرب اللّٰہ مثلاً کلمۃً طیّبۃً کشجرۃٍ طیّبۃٍ اصلھا ثابتٌ وفرعُھا فی السّماءِ توتی اکلھا کُلّ حین - یعنی جس کے دل میں ایمان نے جڑھ پکڑ لی اب وہ شجر طیبہ کے آسمانی پھل کھائے - وہ یہی محبت الٰہی و عشق روحانی ہیں - جیسے دُعاؤں کی قبولیت امور غیبی کا انکشاف - بشارتیں - رویائے صالحہ الہامات - فہم قرآنی - اخلاق فاضلہ - اوصاف حمیدہ حاصل ہوتے ہیں - اور دنیا و آخرت کی سب نعمتیں اِسی جہان سے ملنی شروع ہو جاتی ہیں - دیدار الٰہی اِسی دنیا میں میسّر آجاتا ہے - غرض یہ ایمان کا پھل صرف اِسلام میں ہی ہے - باقی مذاہب میں قصّے اور کہانیاں رہ گئی ہیں ..

---

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فرماتے ہیں :۔

ہر دم نشانِ تازہ کا محتاج ہے بشر
قصّوں کے معجزات کا ہوتا ہے کب اثر
کیونکر جلے فسانوں سے وہ دلبرِ ازل
گر اِک نشاں ہو ملتا ہے سب زندگی کا پھل
ہے دیں وُہی کہ صرف وہ اک قصہ گو نہیں
زندہ نشانوں سے ہے دکھاتا رہِ یقیں
اُس بے نشاں کی چہرہ نمائی نشاں سے ہے
سچ ہے کہ سب ثبوت خدائی نشاں سے ہے

"مذہب سے غرض کیا ہے! بس یہی کہ خدا تعالیٰ کے وجود اور اس کی صفاتِ کاملہ پر یقینی طور پر ایمان حاصل ہو۔ کہ نفسانی جذبات سے انسان نجات پاوے۔ اور خدا تعالیٰ سے ذاتی محبت پیدا ہو کیونکہ درحقیقت وہی بہشت ہے جو کہ عالمِ آخرت میں طرح طرح کے پیرایوں میں ظاہر ہوگا۔ اور حقیقی خدا سے دُور رہنا اور بیخبر رہنا اور سچی محبت اس سے نہ رکھنا درحقیقت یہی جہنم ہے۔ جو عالمِ آخرت میں انواع اقسام کے رنگوں میں ظاہر ہوگا۔ اور اصل مقصود اس راہ میں یہ ہے کہ اُس خدا کی ہستی پر پورا یقین حاصل ہو۔ اب دیکھنا چاہیئے۔ کہ کونسا مذہب ہے جس کے ذریعے سے یہ غرض حاصل ہو سکتی ہے۔ وہ صرف اِسلام ہے مجھے اُس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ کہ مَیں اپنے خدائے پاک کے یقینی اور قطعی مکالمہ سے مشرف ہوں۔ اور قریباً ہر روز مشرف ہوتا ہوں"

(مسیح موعودؑ)

الغرض حضرت نبی کریم صلعم خود نمونہ اور ایمان کا پھل اور اُسوۂ حسنہ ہیں۔ آپؐ کے بعد آپؐ کے خلفاء صحابہؓ۔ سب مجدّد۔ اولیاء اللہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام آپؐ کے خلفاء۔ صحابہ اور اِسوقت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نخلِ ایمان و اسلام کے زندہ پھل ہیں۔ برخلاف اسکے دیگر مذاہب یا اِسلام کے دیگر فرقوں میں بھی یہ ایمانی انوار و برکات مفقود ہیں۔ وُہی ایمان جو کسی زمانے میں عرب کے ریگستانوں سے ظہور پذیر ہوا تھا اور پھر تیرہ سو ۱۳۰۰ سال کے بعد آسمان پر اٹھایا گیا تھا از سرِ نو سرزمینِ قادیان سے جلوہ افروز ہوا۔ ایمان و ایقان کے دن آگئے۔ اور کفر کی ظلمانی رات رُخصت ہوئی۔ اِسلام کے خزاں رسیدہ باغ میں دوبارہ شادابی و سرسبزی نظر آنے لگی۔ ایمانی و رُوحانی انوار و برکات اور تائیدات آسمانی اور امدادہائے غیبی سے دینِ حق کی عزت و شوکت اور طاقت بڑھنے لگی مسیح موعود علیہ السلام کی برکت سے اسلام میں ایسے بزرگوار نظر آنے لگ گئے ہیں۔ جو بفضلِ خدا مُستجاب الدعوات اور صاحبِ کشف و کرامات ہیں۔ غرضیکہ مرد اور عورتیں اور بچے سب ایمان عرفان میں ترقی کر رہے ہیں۔ جن کو دیکھ کر خدا یاد آتا ہے۔ قرآن کریم کی تلاوت سے پروردگارِ عالم کی خوشبو آرہی ہے۔ نمازوں کی ادائیگی میں دلوں کو سُرور اور راحت نصیب ہو رہی ہے۔ بہتیری آنکھوں میں دردِ الٰہی سے آنسو جاری اور بہتیروں کے خوفِ خدا سے رُونگٹے کھڑے ہو جاتے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہیں۔ اس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی غلامی کے طفیل بہت سے نورانی چہرے پیدا ہو گئے ہیں اور ایسے بہت لوگ اُٹھ رہے ہیں۔ جن کی شان میں آیت وَالَّذِینَ یَبِیتُونَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّ قِیَامًا کا مضمون صادق آتا ہے فالحمد للہ رب العٰلمین ط۔

نیز آپ کی جماعت میں ایسے سعید بندے جا بجا ملتے ہیں۔ جو اپنے ایمان و عرفان میں عظیم الشان ترقی کر رہے ہیں۔ اور ہر دم ایک بلندی کیطرف چڑھ رہے ہیں۔ جو اور کسی مذہب کے انسانوں کو نصیب نہیں۔ کیونکہ اور سب کی کوششیں دُنیا کی طرف ہی لگی ہوئی ہیں۔ اور رات دن اسی خیال میں غلطان و پیچان ہیں۔ اِلّا ماشاء اللہ جو خدا کا خیال بھی کرتے ہیں وہ بوجہ غلط راستے کے بھولے بھٹکے پھرتے ہیں۔ ورنہ کوئی وجہ نہیں کہ اس زمانے میں غیر مذاہب میں یا اسلام کے دیگر فرقوں میں کوئی بھی باخدا انسان نظر نہ آوے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا خوب دعوت ایمان و اسلام دی ہے:۔

گلشنِ احمدؐ بنا ہے مسکنِ بادِ صبا
جسکی تحریکوں سے سنتا ہے بشر گفتارِ یار
اب اسی گلشن میں لوگو راحت و آرام ہے
وقت ہے جلد آؤ اے آوارگانِ دشتِ خار
باغ مرجھایا ہوا تھا گر گئے تھے سب ثمار
میں خدا کا فضل لایا پھر ہوئے پیدا ثمار
اک زماں کے بعد پھر آئی ہے یہ ٹھنڈی ہوا
پھر خدا جانے کہ کب آویں یہ دن اور یہ بہار
تشنہ بیٹھے ہو کنارے جوئے شیریں حیف ہے
سرزمینِ ہند میں چلتی ہے نہرِ خوشگوار

والسلام

(مُرسلہ صغریٰ بیگم از نئی دہلی)

# کرشمہائے قدرت
## نمبر ۲
## اَولے

یہ ایک عجیب امر ہے۔ کہ اس زمانے میں جہاں بڑے بڑے سائینسدانوں نے حیرت انگیز کرشمہائے قدرت کا انکشاف کیا ہے۔ وہاں وہ بعض بظاہر معمولی نظاروں کی ماہیت معلوم کرنے سے قاصر رہ گئے ہیں۔ اُن میں سے اَولے ایک ہیں۔ جنکی حقیقت ابھی تک معلوم نہیں ہو سکی۔ یہ ایک راز ہے۔ جو ابھی تک منکشف نہیں ہو سکا۔ کہ اَولے کس طرح تیار ہوتے ہیں۔ عام طور پر کہا جاتا ہے کہ اولے بارش کے منجمد قطرے ہیں۔ مگر یہ جواب اگر غیر صحیح نہیں۔ تو غیر مکمل ضرور ہے۔ کیونکہ اولہ بارش کے قطرہ سے جسامت میں کہیں بڑا ہوتا ہے اور اگر ایک اولہ لیکر اُسکو آلو کی طرح درمیان میں سے کاٹ دیا جائے۔ تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ پیاز کی طرح تہ بتہ ہو کر تیار ہوا ہے۔

سب سے زیادہ قرین قیاس حل جو اولوں کی ماہیت کے متعلق پیش کیا جاتا ہے۔ وہ ذیل میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لِکھا جاتا ہے :-

آولے بالعموم ایسی بارش کے وقت برستے ہیں۔ جبکہ بجلی شدت کے ساتھ گرجتی ہو۔ اِس سے یہ نتیجہ نکالا جاتا ہے۔ کہ اولوں کی ساخت میں بجلی کو دخل ہے۔ ابتدا ریں اولے غالباً بارش کے قطرے ہی ہوتے ہیں۔ جو شدید سردی کی وجہ سے جم جاتے ہیں۔ اور ایسا ہوتا ہے۔ کہ بالائی طبقوں میں ہوا کے تند اور تیز عمودی جھونکے اپنے زور سے اِن برف کی چھوٹی چھوٹی گولیوں کو ایسی بلند فضا میں لیجاتے ہیں جہاں سردی اور بھی شدید ہوتی ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان گولیوں پر برف کی ایک ایک تہ اور جم جاتی ہے۔ پھر جب ہوا کے اِن جھونکوں کا اُوپر کے رُخ کا زور کم ہو جاتا ہے۔ یا یوں کہو۔ کہ جب ان گولیوں کا وزن ہوا کے ان جھونکوں کی برداشت سے تجاوز کر جاتا ہے۔ تو یہ چھوٹے چھوٹے اولے نیچے کی طرف اُتر آتے ہیں۔ لیکن قبل اس کے کہ وہ زمین پر برس پڑیں۔ ایک بار پھر عمودی ہواؤں کے تیز جھونکوں کی زد میں آجاتے ہیں۔ جو پھر اُنہیں سخت سردی کی بلندیوں میں اٹھا لیجاتے ہیں۔ جہاں وہ بخارات جو ہوا کے جھونکے نیچے سے اپنے ساتھ لے گئے تھے۔ برف بن جاتے ہیں۔ جس کی مزید تہیں ان گولیوں پر چڑھ جاتی ہیں۔ اِسی طرح بلند طبقات میں اُوپر اور نیچے آنے اور جانے کے تسلسل سے اولوں کا حجم بڑھتا چلا جاتا ہے۔ یہانتک کہ جب ان کا وزن تیز عمودی ہوا کی قوّت برداشت سے بڑھ جاتا ہے۔ تو اولے زمین پر برس پڑتے ہیں +

یہ اولوں کی ماہیت ہے۔ جو کسی حد تک صحیح قرار دی جا سکتی ہے۔ مگر یقینی طور پر اِس کو درست سمجھنے میں تامّل ہے۔ کیونکہ بعض دفعہ اولے وزن میں آدھ آدھ سیر تک کے دیکھے گئے ہیں۔ اور تعجب ہوتا ہے۔ کہ ہوا نے اِتنے بھاری وزن کو کیونکر زمین پر گرنے سے روکے رکھا +

بعض دفعہ اولے عذاب الٰہی کی صورت میں نازل ہوتے ہیں۔ جیساکہ بائیبل میں فرعونیوں کے متعلق لکھا ہے۔ کہ مصر میں اولوں کا عذاب آیا۔ جس سے مویشی اور انسان اور کھیت اور درخت ویران ہو گئے۔ بعض لوگ خیال کرتے ہیں۔ کہ اولوں سے انسانوں یا چوپاؤں کا ہلاک ہو جانا مبالغہ ہے۔ مگر یہ صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ ہمارے سامنے کئی مثالیں ہیں جبکہ اولے انسانوں اور جانوروں کی ہلاکت کا موجب ہوئے +

مشہور سائینسدان ڈارون جنوبی امریکہ کے شہر بیونس ایرز کا اپنا چشمدید واقعہ لکھتا ہے۔ کہ: "اگر میں خود اس موقعہ پر موجود نہ ہوتا۔ جبکہ اولوں کا طوفان یہاں آیا۔ تو میں کبھی یہ قبول نہ کر سکتا۔ کہ اولے معمولی قد کے سیب جتنے بڑے بھی ہوا کرتے ہیں۔ مگر کل جو اولے برسے وہ ایسی شدّت سے برسے اور وہ اتنے بڑے بڑے تھے۔ کہ جنگلی جانوروں میں سے چھوٹے چھوٹے پرندوں مثلاً مرغابیوں۔ ٹیٹروں اور شکروں کے علاوہ ہرن اور شتر مرغ بھی مرے ہوئے پائے گئے۔"

۱۸۳۱ء میں ہندوستان میں اولوں کی بارش ہوئی۔ یہ اولے گیند کی طرح گول نہیں تھے۔ بلکہ چپٹے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تھے۔ اور قریباً دس انچ محیط میں اور ایک ایک چھٹانک وزن میں تھے۔ بہت سے مویشی ہلاک ہو گئے۔ اور کہتے ہیں۔ کہ جب یہ کھڑکیوں کے شیشوں پر گرے۔ تو اُن میں اپنے قد کے مطابق گول گول سوراخ ڈال کر وار پار ہو گئے ؎

نومبر ۱۸۸۹ء میں نیو ساؤتھ ویلز (آسٹریلیا)..... میں جو اولے برسے وہ کرکٹ کے بال کے برابر بڑے تھے۔ مکانوں کی کھڑکیاں جو شیشوں کی تھیں۔ تمام چور ہو گئیں اور چھتوں کی جستی چادروں میں چھلنی کی مانند گول گول سوراخ ہو گئے۔ گلیوں میں کئی کتے مرے ہوئے پائے گئے۔ اور باغوں میں درخت پھولوں۔ پھلوں اور پتوں سے کلیتہً خالی ہو گئے ؎

۱۸۸۸ء میں دہلی اور مراد آباد میں اولوں کی خطرناک بارش ہوئی۔ یہ اولے گول بھی تھے اور چپٹے بھی۔ اور گرنے کے بعد اگلے دن بعض اتنے بڑے اولے چنے گئے۔ جو تول میں ایک ایک سیر تھے۔ مگر بہت ممکن ہے۔ کہ گرنے کے بعد زمین پر ایک دوسرے کے ساتھ پیوست ہو کر وہ منجمد ہو گئے ہوں۔ اور کئی اولے مل کر ایک بڑا اولہ بن گیا ہو۔ اِس موقعہ پر ڈیڑھ سو انسان ہلاک ہو گیا ؎

بغداد میں ایک بار بطخ کے انڈے جتنے برابر اولے برسے تھے ؎

جس قدر برف اور بارش انسان کے لئے ضروری اور لابد چیزیں ہیں۔ اتنا ہی اولے اسکے لئے نقصان دہ اور مضر ثابت ہوئے ہیں۔ ابھی تک انسان کو یہ معلوم نہیں ہو سکا۔ کہ کیا اولوں کا اِس سے کوئی فائدہ بھی پہنچتا ہے۔ اور جس طرح ہم بارش کو خدا کی رحمت کہتے ہیں۔ اولوں کو اس کی سزا کا اظہار کہدیں۔ تو شائید بیجا نہ ہوگا۔ وَاللہ اعلم بالصّواب ؎

(ماخوذ از "ورلڈ آف وَنڈرز") خاکسار عبد السلام

# مبارک عہد نبوی

## اسوۂ حسنہ

### غربت و افلاس

۱- صحابہ کرام نہائت فقر و فاقہ اور غربت و افلاس کے ساتھ زندگی بسر کرتے تھے۔ ایک صحابیؓ نے ایک عورت سے شادی کرنی چاہی۔ تو رسول اللہ صلعم نے فرمایا کچھ مہر کے لئے بھی ہے؟ بولے "صرف یہ تہ بند ہے"۔ آپؐ نے فرمایا "اگر تم نے یہ تہ بند اسکو دیدیا۔ تو پھر تمہاری پردہ پوشی کیونکر ہوگی؟ کچھ اور تلاش کرو"۔ واپس آئے تو کہا "کچھ نہیں ملا"۔ فرمایا "کچھ نہیں تو لوہے کی ایک انگوٹھی ہی کہیں سے لادو"۔ بولے "وہ بھی نہیں ملتی"۔ یہ سب کچھ تو نہ تھا لیکن روحانیت کا خزانہ ساتھ تھا۔ آپؐ نے قرآن مجید کی چند سورتوں پر نکاح پڑھا دیا۔

(ابو داؤد کتاب النکاح باب فی التزویج علی العمل یعمل)

۲- حضرت فاطمہؓ کے ساتھ علی کرم اللہ وجہہ کا نکاح ہوا۔ تو ایک زرہ کے سوا مہر کیلئے کچھ نہ تھا۔ اسلئے اسی کو مہر میں دیدیا۔

(ابو داؤد کتاب النکاح باب الرجل یدخل بامراۃ قبل اَن ینقدھا)

۳- اسی طرح اور ایک صحابی کو صدقہ دینا پڑا۔ اُن کے پاس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کچھ نہ تھا۔ خود رسول اللہ صلعم نے کھجوریں عطا فرمائیں۔ کہ جا کر فقراء کو دیدو۔ بولے کیا مجھ سے اور میرے اہل و عیال سے بھی زیادہ کوئی فقیر ہے؟ آپؐ نے فرمایا تو اس کو تمہیں لوگ کھا جاؤ ؀ (ابوداؤد کتاب الطلاق باب فی الظہار)

۴- حضرت علی کرم اللہ وجہ سرور کونینؐ کے داماد تھے لیکن فقر و فاقہ کا یہ حال تھا۔ کہ ایک بار گھر میں آئے تو دیکھا حضرت حسین اور حضرت حسن علیہما السلام رو رہے ہیں۔ حضرت فاطمہؓ سے پوچھا یہ کیوں رو رہے ہیں؟ بولیں "بھوک سے بیتاب ہیں" گھر سے نکلے تو بازار میں ایک پڑا ہوا دینار پایا۔ اُسکا آٹا اور گوشت خریدا لیکن محبت رسول کا یہ حال تھا کہ اس حالت میں بھی رسول اللہ صلعم کو مدعو کئے ہوئے بغیر کھانا نہ کھایا ؀ (ابوداؤد کتاب اللقطہ)

۵- اصحاب صفہ کے تمام فضائل و مناقبت میں سب سے زیادہ نمایاں فضیلت اُن کا فقر و فاقہ ہے۔ اُن کی یہ حالت تھی۔ کہ جب آپ کے ساتھ نماز کیلئے کھڑے ہوتے تھے تو ضعف سے گر پڑتے تھے۔ بدو دیکھتے تھے تو کہتے تھے کہ یہ پاگل ہیں۔ (ترمذی ابواب الزہد)

**لباس** ۱- اکثر صحابہ کے پاس ایک تہ بند ہوتا تھا جسکو گلے سے باندھ لیتے تھے۔ کہ تہ بند اور کرتہ دونوں کا کام دے ایک صحابیؓ نے رسول اللہ صلعم سے دریافت فرمایا کہ ایک کپڑے میں نماز جائز ہے یا نہیں؟ ارشاد ہوا:- اَوَ لِكُلِّكُمْ ثَوْبَانِ۔ ترجمہ- کیا تم میں سے ہر ایک شخص کے پاس دو کپڑے ہیں ؀ (ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ باب جماع اثواب ما یصلی فیہ)

۲- حضرت عمرو بن سلمہؓ نہایت صغیر سن صحابیؓ تھے جنکو حفظ قرآن کی بنا پر رسول اللہ صلعم نے اُن کے قبیلے کا امام بنا دیا تھا لیکن انکا تہ بند اسقدر چھوٹا تھا۔ کہ جب سجدے میں جاتے تھے۔ تو کشف عورت ہو جاتا تھا۔ ایک صحابیہ نے یہ حالت دیکھی تو کہا۔ کہ غطوا است قارئکم ترجمہ:- اپنے قاری کی ستر عورت کرو۔ اس پر لوگوں نے اُن کو ایک قمیص خرید دی۔ قمیص کونسی بڑی چیز تھی لیکن ان کو اس پر اس قدر مسرت ہوئی۔ کہ اسلام کے بعد پھر انہیں کبھی ایسی مسرت حاصل نہیں ہوئی ؀

(ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ باب من احق بالامامۃ)

۳- عورتوں کو زیادہ ستر پوشی کی ضرورت ہوتی ہے۔ لیکن حضرت فاطمہؓ جگر گوشۂ رسولؐ کی چادر اس قدر چھوٹی تھی۔ کہ ایک بار انہوں نے رسول اللہ صلعم کے سامنے ادب و حیا سے جسم کے ہر حصے کو چھپانا چاہا لیکن ناکامیابی ہوئی۔ سر ڈھکتی تو پاؤں کھل جاتا تھا۔ پاؤں ڈھکتی تو سر کھل جاتا تھا۔ آپؐ نے یہ حالت دیکھی تو فرمایا۔ کوئی حرج نہیں۔ یہاں تو صرف تمہارا باپ اور تمہارا غلام ہے ؀

(ابوداؤد کتاب اللباس باب فی العبد ینظر الیٰ ستر مولاتہ)

۴- شادی بیاہ میں دلہن کے لئے غریب سے غریب آدمی بھی اچھا جوڑا بنواتا ہے لیکن اُس زمانہ میں دلہن کو معمولی جوڑا بھی میسر نہیں ہوتا تھا۔ حضرت عائیشہؓ کا بیان ہے۔ کہ میرے پاس گاڑھے کی ایک کرتی تھی۔ شادی بیاہ میں جب کوئی عورت سنواری جاتی تھی تو وہ مجھ سے اس کو مستعار منگوا لیتی تھی ؀

(بخاری کتاب الہبۃ باب الاستعارہ العروس عند البناء)

**غذا** اسلام نے قوت حاصل کی تو یہ تکلیفیں اگرچہ کم ہو گئیں۔ تاہم پھر بھی عرب کی قدیم سادگی قائم رہی۔ تمام اہل مدینہ کی عام غذا کھجور اور جو تھی۔ جو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لوگ دولتمند ہوتے تھے ۔ وہ شام کے غلہ فروشوں سے خاص طور پر اپنے لئے میدہ خرید لیتے تھے ۔ باقی تمام گھر جو اور کھجور پر زندگی بسر کرتا تھا ۔ (ترمذی تفسیر سورۂ نساء) جو کا آٹا بھی چھنا ہوا نہیں ہوتا تھا ۔ بخاری کتاب الاطعمہ میں ہے ۔ کہ صحابہ کے گھروں میں چھلنی نہیں ہوتی تھی ۔ آٹا پیسکر منہ سے پھونک دیتے تھے ۔ بھوسی اڑنے کے بعد جو کچھ بچ رہتا تھا اسکو کھا لیتے تھے ۔

**سامان آرائش** صحابیات نہایت معمولی اور سادہ زیورات استعمال کرتی تھیں ۔ احادیث کی کتابوں کے تتبع اور استقراء سے صرف بازو بند ۔ کڑے ۔ بالی ۔ ہار ۔ انگوٹھی اور چھلے کا پتہ چلتا ہے ۔ لونگ کا ہار بھی پہنتی تھیں ۔ جسکو عربی میں سخاب کہتے ہیں ۔ حضرت عائشہؓ کا جو ہار ایک سفر میں گم ہو گیا تھا ۔ وہ مہرہ یمانی کا تھا ۔ صحابیات سُرمہ اور مہندی کا استعمال بھی کرتی تھیں ۔

(ابوداؤد کتاب الطہارت باب التیمم)

**اپنا کام خود کرنا** صحابہ کرام اپنا کام کاج خود کرتے تھے ۔ اور اس کو کوئی عیب نہیں سمجھتے تھے ۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ اپنی اونٹنیوں کو چارہ کھلاتے تھے ۔ اور آٹا گھول کر پلاتے تھے ۔ ایک بار ایک شخص نے حضرت عثمان رضؓ کی دعوت کی اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو بھی مدعو کیا ۔ اُن کے پاس آدمی آیا تو دیکھا ۔ کہ خود اپنے ہاتھ سے اونٹوں کے لئے پتیاں جھاڑ رہے ہیں ۔ (ابوداؤد کتاب المناسک باب لحم الصید للمحرم)

(خاکسار سعیدہ بیگم اہلیہ مولوی ابوالفضل محمود)

## "پھر بہار آئی تو آئے ثلج کے آنیکے دن"

جب سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مندرجہ عنوان وحی الہٰی ہوئی ہے ۔ دنیا دیکھ رہی ہے اور اسکی تصدیق ہر سال کرتی ہے ۔ اور بزبان حال ہر ایک کی زبان پر جاری ہوتا ہے ع "پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی" اس سال بھی ۱۵ ر جنوری کے بعد موسم بہار شروع ہوتے ہی غیر معمولی ثلج یعنی سردی پڑی ہے ۔ نہ صرف پنجاب میں بلکہ ہندوستان بلکہ دیگر ممالک سے بھی یہی خبریں آرہی ہیں ۔ اخبار حقیقت لکھنؤ لکھتا ہے :-

**جاڑے کی شدت سے ہزاروں آدمی ہلاک ہوگئے**

"گذشتہ تین روز سے جاڑے میں شدید اضافہ ہو گیا ہے جس سے بہت سے آدمیوں کے ہلاک ہونے کی اطلاع موصول ہوئی ہے ۔ ہندوستان کے مختلف شہروں سے شدید سردی سے لوگوں کے ہلاک ہونے کی اطلاعیں موصول ہوئی ہیں ۔ گجرات سے ایک نہایت ہیبت ناک اور سنسنی خیز واقعہ کی خبر سننے میں آئی ہے ۔ کہ وہاں اسکول میں تین لڑکے درجہ میں بیٹھے بیٹھے جاڑے کی شدت سے ٹھٹھر کر ہلاک ہو گئے قریب قریب ہر صوبے سے اسی قسم کی دردناک خبریں اور روایتیں سننے میں آرہی ہیں ۔ کسانوں اور کاشتکاروں کو اس سردی اور پالے سے زبردست جانی و مالی نقصانات اٹھانے پڑے ہیں ۔ کیونکہ ان کی تمام فصلیں اس جاڑے کی نذر ہو گئیں ۔ اور کثیر تعداد میں مویشی ہلاک ہو گئے ۔ ابھی تک ماہرین موسم یہ بتانے سے معذور ہیں ۔ کہ اس جاڑے اور پالے کی شدت کب تک جاری رہیگی ۔ گذشتہ چند سالوں سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان میں اتنا شدید جاڑا کبھی نہ پڑا تھا جتنا کہ امسال پڑ رہا ہے۔ بعض ماہرین کا خیال ہے۔ کہ ابھی اور شدید جاڑا پڑے گا۔

اِس کے علاوہ "پرتاپ" کے ایک پرچے سے مختلف مقامات کی اطلاعیں ملاحظہ ہوں:-

پٹیالہ میں سردی بہت زیادہ بڑھ رہی ہے بڑے بوڑھوں کا بیان ہے۔ کہ اس قدر سردی پہلے کبھی دیکھنے میں نہیں آئی۔ سردی کی وجہ سے نمونیا کے کیس بھی ہو رہے ہیں۔

جام پور میں آج کل سردی بہت زیادہ پڑ رہی ہے۔ لوگوں کی فصلیں تباہ ہو گئی ہیں۔

احمد آباد - ۱۸ جنوری۔ سردی سخت پڑ رہی ہے۔ کل رات ٹمپریچر ۴۶ تھا۔ لیکن آج تین درجے بڑھ گیا ہے۔ گجرات کاٹھیاواڑ کے مختلف حصوں سے فصلوں کی تباہی اور سردی سے اموات کی اطلاع موصول ہوئی ہے آج رات کاٹھیاواڑ میں ٹمپریچر ۳۲ درجے تھا۔ وہاں بہت سے اشخاص سردی سے ہلاک ہو گئے ہیں۔

(لاہور - ۱۹ جنوری) دو ہفتے سے لاہور میں بلا کی سردی پڑ رہی ہے۔ ابھی تک زور کم نہیں ہوا۔

(امرتسر ۱۹ جنوری) ایک ہفتہ سے امرتسر میں شدت کی سردی پڑ رہی ہے۔ صبح کے وقت پانی کے تالابوں پر برف جمی ہوئی ہوتی ہے۔ کل رات سردی سے ۵ اموات کی اطلاع موصول ہوئی ہے کٹڑہ دیال سنگھ میں ایک فقیر مرا ہوا پایا گیا۔

(بٹالہ ۱۸ جنوری) چار دن سے بٹالہ میں بلا کی سردی پڑ رہی ہے۔

(گجرات ۱۶ جنوری) شمالی ہندوستان کے دیگر شہروں کی طرح گجرات میں بھی پچھلے پانچ روز سے سخت سردی پڑ رہی ہے۔

(لائلپور - ۱۸ جنوری) سردی کا اسقدر زور ہے کہ صبح کو نلکوں میں پانی جم جاتا ہے۔

(شیخوپورہ - ۱۹ جنوری) سردی کی وجہ سے عارف والا اور قلعہ امیر سنگھ سے چھ اموات کی اطلاع موصول ہوئی ہے اس دفعہ جتنی سردی پڑ رہی ہے ۱۹۰۷ء سے کبھی نہیں پڑی۔

سندھ کے اضلاع سے جاڑے اور پالے کی اطلاعیں موصول ہوئی ہیں۔ شدید جاڑے اور پالے سے بہت سی جانیں تلف ہو گئیں سینکڑوں مویشی ہلاک اور کھیت ناس ہو گئے۔

الہ آباد میں بھی بہت شدید سردی محسوس کی جا رہی ہے۔ آج پارہ ۳۸ ڈگری رہ گیا۔

کاٹھیاواڑ - گجرات اور اس کے قرب و جوار کے اضلاع جہاں پارہ حرارت ۳۲ ڈگری پر پہنچ گیا۔

کابل میں زبردست برفباری اور کہرے کا زور ہے۔

## متفرق خبریں

پشاور - ۱۴ جنوری۔ موچاری کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ ایک شخص ........ اپنی خوشدامن سے دو صد روپیہ بطور قرض لیا۔ اور جب اس نے مطالبہ کیا تو وہ پریشان ہوا۔ اس نے تنگ آ کر ارادہ کر لیا کہ اُسے قتل کر دیا جائے۔ چنانچہ ایک دن اُسے کسی بہانہ سے ساتھ لیجا کر قبرستان میں اس پر حملہ کر دیا۔ اور اسکی آنکھیں نکال دیں۔ اور اسکی زبان کاٹ لی۔ پھر اُسے زندہ دفن کرنے کی غرض سے قبر کھودنے لگا۔ اتنے میں کچھ لوگ آ گئے اور عورت کو دفن ہونے سے بچا لیا۔ لیکن وہ ان شدید ضربات سے جانبر نہ ہو سکی۔ ملزم کو سزائے موت دی گئی۔

گذشتہ سال ضلع لائلپور میں قتلوں کی ۳۹ وارداتیں ہوئیں۔

ان قتلوں کی تہ میں زیادہ تر زمین اور عورتوں کے متعلق تنازعات تھے۔ ان اعداد و شمار سے ظاہر ہے۔ کہ ضلع میں ہر نو دن کے بعد قتل ہوتا ہے ٭

لاہور - ۱۵ جنوری۔ مقامی پولیس نے کئی نام رکھنے والی بارہ مرتبہ کی سابقہ سزا یافتہ ایک بڑھیا مسماۃ بیگم عرف بیگو کو لاہور اسکے نواح میں تقریباً ۳۰ چوریوں کے الزام میں گرفتار کیا ہے۔ ملزمہ موضع ہری کے نول تھانہ کھڈیان ضلع لاہور کی باشندہ بیان کیجاتی ہے۔ اور ایک درجن سے زائد مرتبہ قصور۔ لاہور وغیرہ مقامات سے قریباً بیس سال کی مجموعی سزا بھگت چلی ہے۔ سب سے آخری سزا جو ملزمہ کو دیگئی تھی۔ وہ دس سال تھی۔ اور اس کا نام قصور ڈویژن کے رجسٹر میں بطور بد معاش نمبر دس کے نام تھا۔ اب کچھ عرصہ سے ملزمہ انتقال مکان کر کے لاہور آگئی۔ اور گلی کوچوں میں پھر کر موقعہ کی متلاشی رہتی۔ جب وہ مکینوں کو غافل یا غیر حاضر پاتی تو مکان سے جو چیز اسکے ہاتھ لگتی لیکر چمپت ہو جاتی۔ چنانچہ ملزمہ نے اس طرح لاہور و اسکے نواحی قصبہ جات سے قیمتی سامان اور پارچات وغیرہ تیس ۳۰ چوریاں......

**وصیت نمبر ۱۷۸۱** :- منکہ غلام فاطمہ زوجہ مولوی صالح محمد فاضل تاریخ بیعت پیدائیشی ساکن قادیان محلہ دارالرحمت تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش حواس بلاجبر و اکراہ آج مورخہ ۲۲ ۶/۳۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد منقولہ حسب ذیل ہے۔ ایک جوڑی کنگن سنہری قیمتی -/۵۰۔ ۴ بٹن ۴ عدد معہ زنجیری -/۳۰۔ کانٹے ایک جوڑی سنہری -/۴۰۔ ٹکا ایک عدد -/۱۰۔ انگوٹھی ایک عدد -/۷۔ لچھیاں ایک جوڑی نقری -/۱۰۔ مہر بذمہ شوہر -/۴۰۰ کل میزان -/۵۵۴ نقد ۷۵ کل میزان -/۱۰۲۹ علاوہ ازیں آجکل بصورت ملازمت -/۵۰ روپیہ ماہوار آمدنی ہے۔ میں کل جائیداد مذکورہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ اور کوشش کرونگی۔ کہ حصہ وصیت مبلغ -/۱۰۳ روپیہ اپنی زندگی میں ہی ادا کر دونگی۔ اور اگر خدا نخواستہ یہ رقم اپنی زندگی میں ادا نہ کر سکوں۔ تو صدر انجمن احمدیہ قادیان کو کلی اختیار ہوگا۔ کہ میری متروکہ جائیداد سے حصہ وصیت وصول کرے۔ نیز میں اپنی ماہوار آمد سے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ اور اقرار کرتی ہوں۔ کہ اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ ماہ بماہ ادا کرتی رہونگی۔ نیز اگر میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ یا کسی اور صورت سے کوئی جائیداد مجھے ملجائے۔ تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط ٭ گواہ شد :- عبد الغفور مولوی فاضل دار الفضل قادیان ٭ العبد :- غلام فاطمہ بقلم خود ٭

**مُفت! ـــــ مُفت!!**
گھر بیٹھے با قاعدہ تعلیم حاصل کر کے آیورویدک یونانی حکمت ہومیوپیتھک بایوکیمک کی سندات حاصل کرنے کا قاعدہ (قواعد) کارڈ ڈالکر مفت طلب کریں ٭
پرنسپل اولڈ انڈین میڈیکل کالج انبالہ شہر

ترقی حسن خوبصورتی اور چہرے کے امراض کی لاثانی دوا
**فیسرین** رجسٹرڈ

گندا ہوا جمال دلاتی ہے فیسرین !
امراض چہرہ جڑھ سے اڑاتی ہی فیسرین
دھبہ رہے نہ داغ۔ مہاسہ رہے نہ کیل
اجزائے پاک وزود اثر ہوئے جانفزا
جو نوجوان کیلوں سے تنگ آئے ہوں انہیں
آپ اسکو ایک بار ضرور آزمائیے

بیشک عجب کمال دکھاتی ہی فیسرین
کیلوں کو چھائیوں کو مٹاتی ہی فیسرین
بگڑے ہوئے رخوں کو بناتی ہی فیسرین
ان خوبیوں سے دلکو لبھاتی ہے فیسرین
خوشخبری علاج سناتی ہے فیسرین
تاثیر ایک پل میں دکھاتی ہے فیسرین

قیمت :- فی شیشی ایک روپیہ علاوہ محصول ڈاک۔
ملنے کا پتہ :- فیسرین فارمیسی مکتسر ضلع فیروزپور پنجاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۲۰

خاکسارہ حمیدہ خانم
از دھوری ریاست پٹیالہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرسلہ
صغریٰ بیگم از نئی دہلی

بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام سٹیم پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کیلئے قادیان سے شائع کیا۔